مرتب ہوں گے۔

کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقومات کو منافع کے مقصد سے سرمایہ کاری کے لیے استعمال کرنے کی سفارش، اختلافی نوعیت کی ہے۔ بعض علماء نے رقومات کو محض امانت تصور کرتے ہوئے انھیں اسلامی بنک کے ذریعہ صرف فلاحی قرضوں میں استعمال کرنے کی حد تک درست مانا ہے۔ مصنف نے اس اختلاف کا محض تذکرہ کرنے کی حد تک اپنی بحث کو محدود رکھا ہے۔ اگر علماء کی رائے کے حق میں جو دلائل لائے جاتے ہیں ان کا تجزیہ کیا جاتا اور اپنی سفارش کے حق میں جو دلائل ہوں انھیں تفصیل سے پیش کیا جاتا تو یہ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے مزید بہتر ہوسکتی تھی۔ مصنف بذات خود ایک بنک سے وابستہ ہیں اور عملی تجربہ رکھتے ہیں اس لحاظ سے انھوں نے جو لائحہ عمل پیش کیا ہے وہ اہمیت کا حامل ہے۔ مقالہ میں طرز تحریر بعض جگہ الجھنیں پیدا کرتا ہے اور چھپائی کی غلطیاں بار بار کھٹکتی ہیں۔

دوسرے مقالہ میں مرابحہ اور بیع معجّل کو اصول اور اس کے رواج کی روشنی میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ اصطلاح کے لحاظ سے ایک خریدار یا موکل اور کسی بنک یا مالی ادارے کے درمیان ایسا معاہدہ مرابحہ کہلاتا ہے جس میں بنک یا مالی ادارہ موکل کے لیے مشین یا اشیاء صرف اپنے سرمایہ سے خریدتا ہے اور موکل سے طے شدہ وقت میں یک مشت یا قسطوں کی شکل میں کل قیمت خرید کے ساتھ ساتھ کچھ مناسب منافع بھی حاصل کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

عملی افادیت کے نقطۂ نظر سے یہ مقالہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ترقی یافتہ نیز ترقی پذیر معیشتوں میں اشیاء صرف (Consumer durables) جیسے کار، فرج، مکان وغیرہ کی خریداری کے لیے صارفین عام طور پر کسی مالی ادارے یا بنک کو اپنے اور فروخت کنندہ (Dealer) کے درمیان ایک فریق بناتے ہیں۔ تاکہ بنک اپنے قرضہ سے اس خرید کو ممکن بنا سکے۔ بعد میں خریدار اس درمیانی مالی ادارے کو قسطوں کی شکل میں قیمت خرید اور اس پر سود کی رقم ادا کرتے ہیں۔ یہ رواج روز بروز وسیع ہوتا جارہا ہے۔

مصنف نے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس طرح کی خرید کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کی کئی عملی تجاویز مرابحہ کے زیر عنوان پیش کی ہیں۔ ان تجویزوں میں ریاضی خاکوں کی مدد سے مصنف نے خرید شدہ اثاثہ جات کے استعمال کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے منافع اور اس میں مضمر خطرات (Risks) کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

مقالہ میں چار ابواب ہیں۔ پہلے باب میں مرابحہ کی فقہی حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں بنکنگ کے جدید طریقہ کار کے تحت مرابحہ کے اصول کو اپنانے پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں مندرجہ بالا مسئلہ کے حل تجویز کیے گئے ہیں اور آخری باب میں ڈاکٹر سمیع محمود کی تجویزوں پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔

یہ دونوں ہی مقالے اسلامی بنکنگ کے عملی مسائل سے متعلق ہیں اور مصنف کے بنکاری کے عملی تجربہ کی روشنی میں تحریر شدہ ہیں۔ اس نسبت سے یہ دونوں ہی مقالے اسلامی مالی اداروں، غیر سودی سوسائٹیوں، بنکوں اور عام قارئین کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

محمد طاہر بیگ